علمائے کرام کا وٹس ایپ گروپ

بزم علماء والأئمه

03345613913

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیرتِ طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم

بمقام:- ....لیڈز.....برطانیہ

مورخہ:- ....

بزمِ علماء والأئمة
صرف علماء، طلباء اور خطباء شامل ہوں
03345613913
آنے والا جمعہ کس عنوان پہ مناسب یا ضروری ہے
اس بارے میں
اپنی مفید آراء و تجاویز اور ان
سے متعلقہ کتب اوپر دئیے
گئے نمبر پہ ارسال فرمائیں

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

سیرتِ طیبہ ﷺ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَلَا نَظِیْرَلَہٗ وَلَا وَزِیْرَلَہٗ وَلَا مُشِیْرَلَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِالرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ....

وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ اُوْلٰئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ٥

وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْبَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا٥ وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ٥ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ٥

حضور آئے تو سر آفرینش پاگئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آگئی دنیا
بجھے چہروں کا زنگ اترا تو چہروں پہ نور آیا
حضورؐ آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا
یتیموں اور ضعیفوں کو پناہیں مل گئیں آخر
حضورؐ آئے تو ذروں کو نگاہیں مل گئیں آخر
خرد کی شمع افروزی جنوں کی چارہ فرمائی
زمانے کو اسی امی کے صدقے میں سمجھ آئی
ضمیر اس در سے گر نسبت نہ رکھے لوح و پیشانی
تو کشکول گدائی ہے چہ درویشی چہ سلطانی

تمہید: میرے واجب الاحترام! قابل صد احترام علمائے کرام! مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ آج کا یہ پروگرام جمعیت علمائے اسلام برطانیہ کے زیر اہتمام منعقد ہو رہا ہے۔ اور محترم جناب قاری سید حسین احمد مدنی جو جمعیت علمائے اسلام برطانیہ کے جنرل سیکرٹری ہیں ان کی خصوصی دعوت پر میں کل ہی پاکستان سے یہاں پہنچا ہوں اور قاری حسین احمد صاحب کا یہ پروگرام جو سیرت کانفرنس کے عنوان سے معنون ہے اس میں آپ حضرات کی شرکت باعث سعادت ہے۔ اور میں اس عظیم سیرت کانفرنس میں جو برطانیہ کے ایک مشہور شہر لیڈز میں آج منعقد ہو رہی ہے قاری صاحب اور ان کے معاونین کو مبارک باد پیش کرتا ہوں، چونکہ میرے بعد ہمارے مخدوم حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کا خطاب ہونے والا ہے، اس لئے میں زیادہ لمبی گفتگو نہیں کرسکتا۔ مختصر وقت میں ”سیرت طیبہ“ پر اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔

رحمت کے معانی: میرے بھائیو! میں نے آپ کے سامنے قرآن پاک کی ایک وہ آیت پڑھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو پوری کائنات کے لئے رحمۃ للعالمین قرار دیا ہے۔ فرمایا ہے کہ اے پیغمبر! تم جہانوں کے لئے رحمت ہو۔

رحمت کے معانی ومفاہیم: رحمت عربی کا لفظ ہے۔ رحمت کا معنی لغت میں یہ ہے کہ ایسی چیز جس سے اطمینان اور سکون حاصل ہو یا یوں کہہ لیجئے کہ رحمت کا معنی ہے راحت، رحمت کا معنی ہے عافیت، رحمت کا معنی ہے سکون، رحمت کا معنی ہے اندھیروں کے بعد پیدا ہونے والی روشنی، رحمت کا معنی ہے عظمت، رحمت کا معنی ہے بلندی، رحمت کا معنی ہے رفعت، رحمت کا معنی ہے ایسی جگہ جو اندھیروں کے بعد میسر آئے۔ ایسا چین جو دکھوں کے بعد حاصل ہو۔ ایسی روشنی جو شرک اور کفر کے اندھیروں کے بعد میسر آئے۔ رحمت کے بے شمار معانی علماء نے لکھے ہیں۔ قرآن پاک کا یہ کہنا کہ ”اے پیغمبر! ہم نے تجھے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا“ یعنی دنیا کے اندر جتنے بھی جہان ہیں.....
نباتات کا جہان ہے..... حیوانات کا جہان ہے..... جمادات کا جہان ہے..... انسانوں کا جہان ہے..... عقبیٰ کا جہان ہے..... ارواح کا جہان ہے..... مشرق ومغرب کا جہان ہے..... شمال وجنوب کا

جہان ہے....عورتوں کا جہان ہے....مردوں کا جہان ہے....مزدوروں کا جہان ہے....کسانوں کا جہان ہے....بچوں کا جہان ہے....اے پیغمبر ﷺ دنیا میں جتنے جہان ہیں ہر جہان میں تو رحمت ہے۔ہر جہان میں تیری روشنی ہے.... ہر جہان میں تیری عظمت ہے....ہر اندھیرے میں تیری روشنی ہے....ہر دکھ میں تیری عافیت ہے....ہر اندھیرے میں تیرا سورج روشن ہے....

حضورؐ کی سیرت ایک اتھاہ سمندر ہے: میرے بھائیو! حضور علیہ السلام کی عظمت ساری کائنات میں مانی گئی ہے۔

وما ارسلنک الا رحمة للعالمین

اگر اس کی تفصیل میں جاؤں تو بہت لمبی گفتگو ہو جائے گی۔آپ کو معلوم ہے کہ حضور علیہ السلام کی سیرت ایک اتھاہ سمندر ہے۔جس میں اتنی گہرائی ہے کہ کوئی آدمی اس میں شناوری نہیں کر سکتا۔ایک عربی کے شاعر نے چالیس ہزار اشعار حضور کی شان میں لکھے۔چالیس ہزار اشعار کے بعد جو آخری شعر لکھا اس کا ترجمہ ایک اردو کے شاعر نے کیا،اس نے کہا ہے چالیس ہزار اشعار کے بعد....کہ ع

تھکی ہے فکر رسا مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا، مدح باقی ہے
اور عمر تمام لکھا، مدح باقی ہے

حضورؐ کی شان بیان کرنے کے لئے کس زاویہ کو چھیڑیں....کس پہلو کو تلاش کریں....حضور کا دنیا میں آنا....یہ ایک علیحدہ عنوان ہے۔دنیا میں رہنا....علیحدہ عنوان ہے۔نبی دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے،دنیا کی کیا حالت تھی....یہ علیحدہ عنوان ہے۔پیغمبر آئے تو کیا ہوا....یہ علیحدہ عنوان ہے۔نبی کی وسعت کیا ہے،نبی کی بلندی کیا ہے....یہ علیحدہ عنوان ہے۔میرے بھائیو! بس تو صرف فانی بدایونی کی زبان میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ:

بدلا ہوا تھا رنگ گلوں کا ترے بغیر
اک خاک سی اڑی ہوئی سارے چمن میں تھی

اور نبی کی آمد سے پہلے کا ایک ہندو شاعر نقشہ کھینچتا ہے۔اس ہندو شاعر نے کتنی خوبصورت بات کہی....وہ کہتا ہے کہ حضور علیہ السلام کے آنے سے پہلے کا کیا نقشہ ہے،جب حضورؐ دنیا میں تشریف لائے تو کیا ہوا....وہ کہتا ہے۔

وہی یونان کہلاتا تھا جو تہذیب کی دنیا
وہی روئے زمیں پر آج تھا تخریب کی دنیا
یہ تحقیق و تجسس کا جہاں تھا آج ویرانہ
فلاطوں کی خرد، سقراط کی دانش تھی افسانہ
غرض دنیا میں ہر سو اندھیرا ہی اندھیرا تھا
نشان نور گم تھا اور ظلمت کا بسیرا تھا
کہ دنیا کے افق پر دفعتاً سیلاب نور آیا
جہان کفر و باطل میں صداقت کا ظہور آیا
حقیقت کی خبر دینے بشیر آیا نذیر آیا
شہنشاہی نے جس کے پاؤں چومے وہ فقیر آیا
اور مبارک ہو زمانے کو کہ ختم المرسلین آیا
سحاب رحم بن کر رحمۃ للعالمین آیا

وما ارسلنک الا رحمة للعالمین

حضورؐ رحمت للعالمین ہیں۔

حضورؐ مزدور کے لئے رحمت: میرے بھائیو! مجھے کہنے دو کہ ایک آدمی مزدور ہے،جب حضورؐ دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے تو وہ سارا دن مزدوری کرتا تھا۔دس دس دن مزدوری کرتا تھا،مہینے گزر جاتے تھے،سال گزر جاتے تھے اس کو مزدوری نہیں ملتی تھی....وہ دکھوں میں مبتلا رہتا تھا،وہ انسان بن کر حیوان کی زندگی گزارتا تھا۔اس کو کوئی آدمی مزدوری نہیں دیتا تھا کوئی قاعدہ قانون نہیں تھا۔کوئی ضابطہ نہیں تھا،کوئی اخلاق کا کلیہ نہیں تھا،کوئی کتاب نہیں تھی،کوئی دستور نہیں تھا،کوئی منشور نہیں تھا،

اس کے لئے کوئی ضابطہ نہیں تھا، اس کو کس ضابطے سے مزدوری دی جائے، لیکن وہ سارا دن مزدوری کرتا تھا اس کو کچھ بھی نہ ملتا تھا تو وہ پریشانیوں میں مبتلا ہوجاتا تھا، لیکن دنیا کے سب سے بڑے سردار نے فرمایا: **اعطوا لا جیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ (الحدیث)**

مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کردی جائے۔ تو پھر مجھے کہنے دو کہ.... **وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین**... کہ میرا پیغمبر اس مزدور کے لئے بھی رحمت بن کر آیا ہے۔

کسان کے لئے رحمت:

میرے بھائیو! میرا پیغمبر صرف مزدور کے لئے نہیں اس کسان کے لئے بھی رحمت بن کر آیا ہے کہ جس کسان نے بنجر زمین کو آباد کیا اور اس کا وہ مالک نہیں ہے لیکن میرے پیغمبرؐ نے فرمایا:

جو بنجر زمین کو آباد کرے وہ اس کا مالک ہوجاتا ہے۔

تو گویا کہ اس بنجر زمین کے آباد کرنے والے کے لئے بھی میرا نبی رحمت بن کر آیا۔

جانوروں کے لئے رحمت:

اور میرا پیغمبر ﷺ تو اس جانور کے لئے بھی رحمت بن کر آیا ہے کہ جو اونٹ اپنے مالک کی شکایت میرے رسولؐ کے پاس لے کر گیا اور سر پیغمبر کی چوکھٹ پہ رکھ کے شکایت کرتا تھا.... لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ یہ کیا کہتا ہے حضورؐ نے فرمایا: جبرئیلؑ نے مجھے بتایا کہ یہ اپنے مالک کی شکایت کررہا تھا کہ میرا مالک مجھے چارہ تھوڑا دیتا ہے اور کام زیادہ لیتا ہے۔ حضورؐ نے مالک کو بلا کر فرمایا اس کو چارہ زیادہ ڈالا کرو اور کام تھوڑا لیا کرو۔ تو مجھے کہنا چاہئے کہ میرا پیغمبرؐ جانور کے لئے بھی رحمت بن کر آیا۔ **وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین**

عورتوں کے لئے رحمت:

میرے بھائیو! حضورؐ کے آنے سے پہلے دنیا کے اندر عورت کی عزت کا کوئی قانون نہیں تھا، جب عورت کے مخصوص ایام آتے تو عورت کو جنگلوں میں لوگ باندھ آتے تھے۔ عورت ماں ہوتی تو کوئی قدر نہ تھی بیٹی اور بہو ہوتی تو کوئی قدر نہ تھی، لیکن میرے رسول نے دنیا میں آنے کے بعد اسلام میں عورت کا سر اونچا کردیا۔ عورت کو بلند کردیا۔ عورت کو چار حیثیتیں دے دیں۔

میرے رسولؐ نے فرمایا: (۱) عورت اگر تیری بیٹی ہے تو تیری عزت ہے۔ (۲) عورت تیری بہن ہے تو تیری آبرو ہے۔ (۳) عورت اگر تیری بیوی ہے تو اس کا خرچہ تیرے ذمے واجب ہے۔ (۴) اور اگر عورت ماں ہے تو اس کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین

تو میرا پیغمبر ﷺ ساری کائنات کے لئے رحمت بن کر آیا ہے۔ عورت کے لئے رحمت بن کر آیا ہے۔ بچیوں کے لئے رحمت بن کر آیا ہے۔ مجھے یہ کہنے دو کہ یہی میرا پیغمبر ﷺ ہے کہ جس کے دور میں عورت کی دو حیثیتیں تھیں، روم اور ایران کے اندر عورت انسانی خواہشات کا ذریعہ بن گئی تھی۔ صبح کو اٹھ کر روزانہ لڑکیوں کو بے آبرو کیا جاتا، عورت کو بری نظر سے دیکھا جاتا، عورت کو جنسی خواہشات کا ذریعہ بنایا جاتا، عورت کی کوئی عزت نہ تھی، کوئی احترام نہ تھا، لیکن عرب کے اندر عورت کی حالت یہ تھی کہ بچی پیدا ہوتی تو اس کو زندہ دفن کردیتے.... لوگ کہتے تھے کہ کل کو کوئی اس لڑکی کا رشتہ لینے ہمارے پاس آئے گا، کوئی اس سے شادی کرے گا، قریشیوں کی ناک کٹ جائے گی۔ تو دنیا کے اندر دو بلاک تھے۔ ایک عرب کا بلاک تھا ایک قیصر اور کسریٰ کا بلاک تھا۔ دونوں جگہ پر عورت بے عزت ہورہی تھی۔ قیصر و کسریٰ کے اندر.... عورتوں کو شوکیسوں میں بنا کر کھڑا کردیا جاتا لوگ اس کو پسند کر کے نفسانی خواہشات کا ذریعہ بناتے تھے۔ لیکن عرب کے اندر جو بچی پیدا ہوتی تھی اس کے زندہ دفن کردیا جاتا۔ آؤ لیڈز کے مسلمانو! برطانیہ کے مسلمانو! کے کے مسلمانو! آؤ میں تمہیں چودہ صدیاں پہلے مکہ اور مدینہ کے اس تاجدار کے قدموں میں لے چلوں کہ جس نے عورت کو کتنی عزت بخشی.... کتنا اونچا مقام بخشا، کتنی رفعت و بلندی بخشی.... کہ اس پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی کسی عورت کی طرف بری نظر سے دیکھے گا قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ اس نبی نے دنیا کو بتادیا کہ عورت بری نظر کی چیز نہیں ہے۔ عورت چار حیثیتیں رکھتی ہے۔ بیٹی ہے تب بھی عزت والی ہے.... بہن ہے تب بھی عزت والی ہے.... اور بیوی ہے تب بھی عزت والی ہے.... ماں ہے.... تو جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔ وہ جنت.... جس کی تلاش میں اولیاء پھرے، اقطاب پھرے،

امام پھرے، پیشواء پھرے، مفکر پھرے، ساری کی ساری زندگی جس جنت کے لئے لوگ متلاشی رہے.... اس جنت کو اٹھا کر میرے پیغمبر ﷺ نے ماں کے قدموں کے نیچے ڈال دیا ہے۔ **وما ارسلنک الا رحمة للعالمین** میرا پیغمبر ﷺ سارے جہانوں کے لئے رحمت بن کر آیا ہے۔ اور میرے نبی کی اس رحمت کو دیکھو کہ عرب کے اندر عورتوں کی کیا حالت تھی، اور قیصر وکسریٰ میں حالت کیا تھی.... یہ میرے پیغمبر ﷺ کی سیرت کا ایک انوکھا واقعہ ہے جسے "اصح السیر" میں نقل کیا گیا ہے کہ میرے پیغمبرؐ کے گھر میں ایک عورت آتی ہے اس کے پاس دو چھوٹی چھوٹی بچیاں ہیں ایک بچی اس کو گود میں ہے ایک بچی کو وہ انگلی سے پکڑ کر ساتھ لائی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گھر میں موجود ہیں.... حضرت عائشہ نے اس عورت کو دیکھا کہ ایک بچی اس کی گود میں ہے اور ایک بچی نیچے ہے۔ اور اس کے چہرے سے افلاس ٹپک رہا ہے۔ بھوک ٹپک رہی ہے، پریشانی ٹپک رہی ہے.... یہ بچیاں کیوں پریشان ہیں....؟ تو وہ رو کر کہتی ہے کہ میرا خاوند میدان جنگ میں شہید ہو چکا ہے، میرے پاس کمانے والا کوئی نہیں ہے، میرے پاس لانے والا کوئی نہیں ہے، ان بچیوں کو کہاں سے کھلاؤں.... یہ کہہ کر وہ عورت رو پڑی اور وہ بچیاں بھی رونے لگیں، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیا ہوا، کہنے لگی سات دن ہو گئے نہ ان بچیوں نے کچھ کھایا ہے نہ میں نے کچھ کھایا ہے، پانی پی کر ہم گزارا کرتے ہیں، اماں عائشہؓ رو پڑیں اور اندر چلی گئیں اندر جا کر ایک توشہ دان نکالا اس توشہ دان میں کھجوریں ہوا کرتی تھیں، حضرت عائشہؓ نے اس توشہ دان میں ہاتھ ڈالا، ایک کھجور نکلی اور دوسرے توشہ دان میں ہاتھ ڈالا اس میں بھی ایک کھجور نکلی، دو کھجوریں حضرت عائشہؓ لے آئیں اور لا کر حضرت عائشہؓ نے فرمایا اے بہن! یہ ایک کھجور تیرے لئے ہے اور ایک کھجور کے دو حصے کر کے ان دو بیٹیوں کو دے دو۔ تو جب اس عورت نے دونوں کھجوریں پکڑیں تو ایک کھجور ایک بیٹی کو دے دی اور دوسری کھجور دوسری بیٹی کو دے دی اور خود کھجور کوئی نہیں کھائی، ان بچیوں نے کھجوروں کو ایسے جھپٹا کہ جیسے بڑے عرصے کی بھوکی ہیں، تو دونوں کھجوریں وہ دونوں بچیاں کھا گئیں۔ حضرت عائشہؓ نے دیکھا کہ اس عورت نے تب بھی کچھ نہیں کھایا.... تو سارے گھر میں پھر تلاش کیا، ایک بوری میں دیکھا تو اس میں ایک کھجور ملی۔ حضرت عائشہؓ وہ کھجور لے آئیں اور لا کر کہا کہ بہن اب یہ کھجور تجھے کھانی

ہے، حضرت عائشہؓ نے جب کھجور اسے دی تو وہ عورت کہنے لگی کہ میرا تو گزارا ہو جائے گا.... میں تو پانی سے بھی گزارا کر لونگی، لیکن میری بیٹیاں ابھی بھوکی ہیں تو اس عورت نے اپنی اس ایک کھجور کے پھر دو ٹکڑے کر کے ان دونوں بیٹیوں کو دیدی۔ اور خود پانی پی لیا اور بیٹیوں کو بھی پانی پلا کر چلی گئی۔ جب تھوڑی دیر گزری تو رسول اللہ تشریف لائے، حضرت عائشہؓ نے سارا واقعہ میرے نبی کے سامنے بیان کر دیا حضور کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے، حضورؐ رو پڑے حضور نے فرمایا عائشہؓ جاؤ، اس عورت کو تلاش کرو، جہاں بھی وہ تجھے ملے، تو اس عورت کو کہو کہ رسول اللہ نے تجھے جنت کی خوشخبری دی ہے۔ **وما ارسلنک الا رحمة للعالمین** اسی کا نام ہے کہ میرا نبی سارے جہان کیلئے رحمت ہے۔ میرا پیغمبر ساری کائنات کے لئے رحمت بن کر آیا ہے۔

مکہ مکرمہ کا تاریخی واقعہ:

میرے بھائیو! عرب کے اندر عورت کی کیا حالت تھی، یہ قیصر وکسریٰ کی بات ہے۔ عرب کے جاہل معاشرے کی بات ہے جو رسول اللہ سے پہلے تھا۔ لیکن حضور علیہ السلام سے پہلے مکہ مکرمہ کا وہ تاریخی واقعہ ایڈورڈ گبن نے بھی نقل کیا ہے۔ اس واقعہ نے پوری دنیا کی آنکھوں کو دھندلا دیا ہے۔ ایسا واقعہ تو دنیا میں کبھی پیش نہیں آیا.... کہ ایک آدمی رسول اللہ کے پاس آتا ہے، کہنے لگا یا رسول اللہ میں بڑا گناہگار ہوں۔ میں آپ کے دروازے پہ آیا ہوں، میرے بڑے گناہ ہیں، میرا اتنا بڑا گناہ ہے کہ آسمانوں سے بھی بڑا میرا گناہ ہے اور زمین سے بھی بڑا میرا گناہ ہے۔ حضور نے فرمایا تو نے شرک کیا.... اس نے کہا شرک سے بھی میں بڑا گناہ سمجھتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کتنے بڑے بڑے تیرے گناہ ہیں.... تو نے جھوٹ بولا ہے.... اس نے کہا جھوٹ سے بھی بڑا گناہ ہے۔ میں آپ کے دروازے پہ آیا ہوں مجھے معافی مل سکتی ہے؟۔ حضورؐ نے فرمایا تو نے کیا کیا، کہنے لگا میں نے جھوٹ سے بھی بڑا گناہ کیا ہے۔ کفر سے بھی بڑا گناہ کیا ہے.... حضورؐ نے فرمایا بتا تو سہی کہنا کیا چاہتا ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میرے علاقے میں، میرے گھر میں.... رواج یہ تھا کہ جو بچی پیدا ہوتی اسے لوگ زندہ دفن کر دیتے تھے۔ بچی بڑی نہ ہوتی تھی، بچی زندہ دفن ہو جاتی تھی۔ عرب کا سردار ابو جہل تھا، جس کے گھر میں بچی کا پتہ چلتا تو وہ جا کر بچی کو اسی وقت قتل کر دیتا، اور وہ کہتا یہ تھا کہ کسی کے گھر میں داماد نہ آئے کسی کے گھر میں لڑکی کو لینے والا کوئی نہ آئے۔ ہمارے علاقے میں رواج تھا کہ بچی بچتی نہ تھی۔ حضور ﷺ نے

فرمایا: تو نے کیا کیا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں ایک بچی پیدا ہوئی چودہ سال کے بعد بچی پیدا ہوئی، کوئی اولاد نہ تھی، کوئی بیٹا نہ تھا، کوئی لڑکی نہ تھی، جب بچی پیدا ہوئی تو میری بیوی نے کہا ہم اس کو زندہ دفن نہیں ہونے دیں گے، تو اس نے کہا اس بچی کو ہم چھپا کر رکھتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے اس بچی کو چھپایا، دو تین سال گزر گئے..... بچی چھپی رہی، لیکن کسی طرح ابوجہل کو پتہ چل گیا، چوراہے میں کھڑا کر کے اس نے میرا بازو پکڑ لیا، اس نے کہا تیرے گھر میں ایک لڑکی ہے۔ کل کو تو قریشیوں کی ناک کٹوائے گا۔ تیرے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ تو میری رعایا میں ہو کر اپنی بچی کو زندہ دفن ہونے سے بچائے، میں ایسا نہیں کر سکتا، آج ہی اپنی بچی کو زندہ دفن کر دے ورنہ میں کل کو تیرے سارے گھر کو آگ لگا دوں گا۔ کہنے لگا یا رسول اللہ! میں ابوجہل کی دھمکی سے گھبرایا..... میں گھر آ گیا، میں نے بچی کو تو کچھ نہ بتایا، اس کی ماں کو بھی کچھ نہ کہا، وہ بچی جب میں گھر میں آتا تھا..... سارے دن کی تھکاوٹ میری دور کر دیتی تھی۔ وہ میرے سینے سے چمٹ جاتی تھی میری تکلیف دور ہو جاتی تھی۔ میں اس سے پیار کرتا تھا، لیکن آج جب میں آیا..... تو وہ بچی میرے پاس آنے لگی، میں نے دھکا دے دیا، میں نے اس کو پیچھے ہٹایا اور میں نے کہا کہ چلو میں تجھے تیرے ماموں کے گھر چھوڑ آؤں، ابوجہل کل کو تلوار لے کر آئیگا۔ بچی سہم گئی، میں نے اس کی ماں کو کچھ نہ بتایا اور اس بچی کو لے کر جب میں گھر سے نکلا تو ایک کسی (زمین کھودنے والی کدال) بھی ساتھ لے لی..... بچی میرے کندھے پر ہے۔ اور کدال بھی میرے کندھے پر ہے اور میں اپنی بستی سے باہر نکلا، پہاڑی سے باہر نکل گیا تو وہ بچی مجھے کہنے لگی ابا جان مجھے کہاں لے جاتے ہو.....؟ میں نے کہا تیرے ماموں کے گھر، تو وہ کہتی ہے کہ اس جنگل میں تو میرے ماموں کا گھر نہیں ہے۔ میں نے اس جنگل میں پہاڑ کے پیچھے جو قبرستان تھا وہاں بچی کو ایک جگہ کھڑا کر کے میں نے اس کی قبر کو کھودنا شروع کر دیا تا کہ اسے زندہ دفن کر دوں۔ جب میں بچی کی قبر کھود رہا تھا تو بچی بھی میرے پاس آ گئی اور وہ اپنے دوپٹے کو زمین پر بچھا کر مٹی نکالتی تھی اور میرے ساتھ ہاتھ بٹاتی تھی..... اس کا میں گڑھا کھود رہا تھا اور وہ بھی میرا ہاتھ بٹاتی تھی۔ جب وہ قبر اس کی بن گئی اور اس بچی کو اٹھا کر میں قبر میں ڈالنے لگا تو وہ بچی رو کر کہتی ہے کہ ابا جان میرا جرم تو بتاؤ، میرا قصور تو بتاؤ، کس جرم میں مجھے زندہ دفن کرتے ہو..... حضور علیہ السلام نے جب یہ بات سنی تو رسول اللہ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے، نبی کی آنکھوں سے جو آنسو نکلا..... یہ رحمت کی وجہ سے تھا۔ سارے

جہان کے لئے میرا رسول رحمت تھا۔ حضور ﷺ رو پڑے، سارے صحابہؓ رو پڑے، کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے ترس نہ آیا، میں نے بچی کو اٹھا کر جب قبر میں ڈالنا چاہا تو بچی کہتی ہے ابا جان میرا قصور نہیں، میرا کوئی جرم نہیں، مجھے چھوڑ دے، میں ساری زندگی تیرے گھر میں نہیں آؤں گی۔ میں عرب کے جنگلات کے اندر پھر پھر کر وقت گزار دوں گی۔ میں تیرے گھر نہیں آؤں گی..... تجھے مجھ سے نفرت ہو گئی ہے تو بتا دے، اگر تو نے مجھے اسی طرح دفن کرنا تھا..... مجھے اپنے گھر بتا دیتا، میں اپنی اماں کو آخری سلام تو کر کے آ جاتی۔ جب یہ بات کہی تو رسول اللہ رو پڑے، میرے بھائیو! صحابہ کی چیخیں نکل گئیں۔ اس کے بعد کہنے لگا..... حضور علیہ السلام کے سامنے اس نے کہا، میں نے بچی کو قبر میں ڈالا اور اس کے سینے کے اوپر ریت کا تودا ڈال دیا۔ جب ریت کا تودا سینے پہ ڈالا تو بچی رو کر کہتی ہے..... ابا جان! آخری بات کہتی ہوں کہ مجھے چھوڑ دے میں ساری زندگی تیرا چہرہ نہیں دیکھتی، تیرے گھر نہیں آتی۔ اس کے بعد اس نے کہا میں نے بچی کی کسی آہ و بکا کو نہ سنا اور اس کے سینے پہ میں نے مٹی ڈال دی..... اور اس کو قبر میں زندہ دفن کر دیا اور اس کے اوپر مٹی ڈال کر اس کی قبر میں نے بنا دی..... جس دن سے میں نے بچی کو زندہ دفن کیا ہے اس دن سے روزانہ رات کو وہ بچی مجھے خواب میں ملتی ہے اور خواب میں مل کر مجھے کہتی ہے، ابا جان! تیرا گریبان ہوگا..... میرا ہاتھ ہوگا، قیامت کا دن ہوگا، رسول اللہ کی محفل ہوگی، اس کے بعد کہنے لگا کہ میرے پاؤں میں لرزہ طاری ہو گیا، چالیس دن گزر گئے مجھے نیند نہیں آئی، اللہ کے رسول میں آپ کے دروازے پہ آیا ہوں، اس لئے آیا ہوں کہ آسمانوں سے بڑا میرا گناہ ہے..... اس کے لئے بھی معافی ہو سکتی ہے.....؟ حضور ﷺ نے فرمایا تو نے گناہ تو بہت بڑا کیا..... لیکن جب تو سچے دل سے آ کر میرے دروازے پہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگا تو اللہ تیرے اس گناہ پہ میری رحمت کی چادر ڈال دے گا۔ چنانچہ اس نے اسی وقت کلمہ پڑھا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا، حضورؐ نے فرمایا..... جا تیری آسمانوں سے بڑی غلطی معاف ہو گئی ہے۔ اس لئے تو قرآن نے کہا: وما ارسلنک الا رحمة للعالمین کہ آسمانوں سے بڑے گناہوں کو محمد مصطفیٰ ﷺ کی رحمت کی چادر نے ڈھانپ لیا۔

حضورؐ کے بعد جو بھی آیا، آپ کی رحمت بن کر آیا:

میرے بھائیو! میرا پیغمبرؐ جہانوں کے لئے رحمت ہے اور یہ بھی مجھے کہنے دو کہ میرا یہ پیغمبرؐ..... ساری کائنات کے لئے رحمت ہے، بچیوں

کے لئے رحمت ہے، بچوں کے لئے رحمت ہے اور اگر آپ غور کریں، آپ کو معلوم ہو کہ ہر نبی کے بعد تو دوسرا نبی آیا لیکن حضورؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آیا، حضورؐ کے بعد جو بھی آیا وہ نبی کی رحمت بن کر آیا۔ ابوبکرؓ کی صداقت میرے نبی کی رحمت ہے.... عمرؓ کی عدالت میرے نبی کی رحمت ہے.... عثمانؓ کی شرافت میرے نبی کی رحمت ہے.... علیؓ کی شجاعت میرے نبی کی رحمت ہے.... حسنینؓ کی شہادت میرے نبی کی رحمت ہے.... معاویہؓ کی سیاست میرے نبی کی رحمت ہے.... مجھے اور کہنے دو! کہ حبشے کے بلالؓ کی عظمت میرے نبی کی رحمت ہے.... ابن مسعودؓ کی تفسیر میرے نبی کی رحمت ہے.... ابن عباسؓ کی فقہ اور تفسیر میرے نبی کی رحمت ہے.... حنظلہؓ کی شہادت میرے نبی کی رحمت ہے.... صحابہؓ کی عظمت میرے نبی کی رحمت ہے.... ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ کا پوری کائنات میں.... اللہ کا قرآن لے کر، نبی کا فرمان لے کر پہنچنا میرے نبی کی رحمت ہے.... مکے سے مدینے تک پہنچنا میرے نبیؐ کی رحمت ہے.... مدینے سے مراقش تک جانا میرے نبی کی رحمت ہے.... سمندروں کے جزیروں میں اللہ کا قرآن صحابہ کا پیش کرنا میرے نبی کی رحمت ہے۔ افریقہ میں دین پہنچانا میرے نبی کی رحمت ہے.... اور ساحل مکران پہ اذانیں دینا میرے نبی کی رحمت ہے.... یورپ کے دروازے پہ دین پہنچانا نبی کی رحمت ہے.... میں آگے چلتا ہوں.... ابوحنیفہؒ کی فقاہت میرے نبی کی رحمت ہے.... امام مالکؒ کی عظمت میرے نبی کی رحمت ہے.... احمد بن حنبلؒ کا استقلال میرے نبی کی رحمت ہے.... ابن تیمیہؒ کا عشق میرے نبی کی رحمت ہے.... امام رازیؒ کی تفسیر میرے نبی کی رحمت ہے.... پیران پیرؒ کا علم نبی کی رحمت ہے.... خواجہ معین الدین چشتیؒ اجمیری کی عظمت نبی کی رحمت ہے.... مجھے کہنے دو........ شاہ ولی اللہؒ کا علم نبی کی رحمت ہے.... شاہ عبدالعزیزؒ کی عظمت نبیؐ کی رحمت ہے.... قاسم نانوتویؒ کا عشق نبیؐ کی رحمت ہے.... رشید احمد گنگوہیؒ کا تفکر نبی کی رحمت ہے.... شاہ اسماعیلؒ کا جذبہ جہاد نبیؐ کی رحمت ہے.... سید احمد شہیدؒ کی عظمت نبیؐ کی رحمت ہے.... مجھے کہنے دو.... کہ عبدالشکور لکھنویؒ کی تحقیق نبیؐ کی رحمت ہے.... اور حق نواز جھنگوئی شہیدؒ کی شہادت بھی میرے نبیؐ کی رحمت ہے.... میرے بھائیو! آج پوری دنیا میں اسلام کا نام بلند ہو رہا ہے، یہ سب کچھ نبی کی رحمت

ہے.... عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی خطابت نبیؐ کی رحمت ہے.... حبیب الرحمٰن لدھیانوی کا جیل میں وقت گزار[illegible]ی رحمت ہے.... بڑے بڑے اکابرین کا اسلام کے لئے جان دینا نبی کی رحمت [illegible] آج سپاہ صحابہؓ پوری دنیا میں قربانیاں دے رہی ہے، یہ سب کچھ نبیؐ کی رحمت ہے۔ [illegible]ے بڑے علماء گزرے، بڑے بڑے ائمہ گزرے، بڑے بڑے فقیہہ اور پیشوا..... یہ سب کچھ نبیؐ کی رحمت ہے۔

سپاہ صحابہؓ کیا ہے؟

میرے بھائیو! پیغمبر ﷺ ساری کائنات کے لئے رحمت للعالمین بن کر آئے، اور آج سپاہ صحابہ.... سپاہ صحابہ کا معنی کیا ہے؟.... صحابہؓ کے غلام، صحابہؓ کے نوکر، صحابہؓ کے سپاہی، یعنی صحابہؓ و رسول ﷺ کے سپاہی اور ہم صحابہؓ کے سپاہی، مولانا حق نواز شہیدؒ نے اسی مشن پہ، اسی عظمت پہ جان قربان کی ہے۔ کیوں جان قربان کی ہے؟ اس لئے کہ پاکستان میں اور ایران میں ایک ایسا طبقہ اٹھا کہ جس نے اپنی کتابوں کے اندر.... ابوبکرؓ و عمرؓ کو کافر لکھا.... عثمانؓ و علیؓ کو کافر لکھا.... حضرت عائشہؓ کو طوائف لکھا.... پیغمبر ﷺ کی بیٹیوں کو، ماؤں بہنوں کی گالیاں دیں.... تو ایسے موقع پر پوری دنیا کے علماء کا فرض تھا کہ وہ میدان میں آکر اس کفر کا مقابلہ کرتے.... اللہ نے وہ مرد قلندر جھنگ میں پیدا کیا کہ آج پوری دنیا کے ایک ایک خطے پہ اس کا نام گونج رہا ہے۔ میرے بھائیو! اس کی عظمت کی گواہی پوری دنیا کے لوگ دے رہے ہیں، اس کی وجہ کیا ہے یہ نبی کا عشق ہے، یہ نبیؐ کی محبت ہے، یہ رسول اللہ کی رحمت ہے۔ اگر حضور کی رحمت نہ ہوتی تو یہ عظمت نہ ہوتی.... کائنات میں کچھ بھی نہ ہوتا.... یہ سب کچھ پیغمبر کی رحمت کی وجہ سے ہے۔ میرے بھائیو! شیخ الہند محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ نے حضورؐ کے عشق میں ایک بڑی عجیب بات کہی ہے اور جنت کو خطاب کیا ہے.... شیخ الہندؒ نے فرمایا کہ.....

اے جنت تجھ میں حور و قصور رہتے ہیں
میں نے مانا ضرور رہتے ہیں
میرے دل کا طواف کر جنت
میرے دل میں حضورؐ رہتے ہیں

"وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

بزم علماء والأئمة

الحمدللہ

موقع کی مناسبت سے ہر جمعہ بیان کا عنوان ۔۔۔ اور اس عنوان پہ تیاری کا مواد بصورتِ کتب فراہم کیا جاتا ہے

برائے رابطہ

03345613913

علماء ، طلباء اور خطباء کو اس گروپ میں شامل کروائیں